④

شمال کی جانب پاؤں کرنا

مفتیانِ وعلماءِ کرام ومشائخ عظام ! جس طرح قبلہ کی جانب پاؤں نہیں کیے جاتے کیا اسی طرح شمال کی جانب بھی نہیں کرنے چاہئیں ؟ اگر ممانعت ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب وھو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اہل اسلام کا قبلہ ادب واحترام اور عزت ووقار کی جگہ ہے لہذا ہر لحاظ سے اس کا احترام ضروری ہے اگرچہ قبلہ رخ پاؤں نہ کرنے میں ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے ادباً ایسا کرنے سے بچا جاتا ہے، تاہم شمال کی طرف پاؤں نہ کرنے کی بات بالکل بے بنیاد ہے۔

قبلہ کے کچھ آداب ہیں جو شریعت میں بیان ہوئے ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ قضائے حاجت کے وقت نہ اس کی طرف رخ کیا جائے اور نہ ہی پیٹھ کی جائے ۔

① رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا»

”جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو اس وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا منہ کر لیا کرو۔“[1]

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ المَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّأْمِ وَالمَشْرِقِ، حديث:394.

یہ خطاب اہل مدینہ سے ہے۔ ان کا قبلہ جنوب کی سمت ہے۔ اہل مدینہ یا وہ دوسرے لوگ جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہے، وہ اپنے رخ مشرق یا مغرب کی طرف کریں گے، اس طرح وہ لوگ قبلہ رخ ہونے اور اس کی طرف پیٹھ کرنے سے بچ جائیں گے۔ اور جن کا قبلہ مشرق یا مغرب میں ہوگا تو وہ اپنا رخ شمال یا جنوب کی طرف کریں گے چونکہ اہل مدینہ کو قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے سے روکنے کے لیے یہ حکم صادر ہوا کہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو تو اس حکم کی علت قبلہ رخ ہونے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت ہے تو حکم کا دارومدار اور بنیاد اسی پر ہے۔ اور یہ ممانعت بھی کراہت پہ محمول ہے۔ کیونکہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا خلاف بھی ثابت ہے، فرماتے ہیں:

«ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ القِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ.»

”میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پہ کسی کام سے چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ قبلہ کی جانب پیٹھ کرکے اور شام کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت کر رہے تھے۔“[1]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قضائے حاجت کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرنا ہی بہتر ہے، البتہ اگر کوئی کر لے تو اس پہ گناہ نہیں۔

2 بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوران نماز اس کی طرف منہ کرکے تھوکنا بھی نہیں چاہیے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ القِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلاَ يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى»

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار پر تھوک دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ ڈالا پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ نماز میں چہرہ کے سامنے اللہ عزوجل ہوتا ہے۔[2]

[1] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب التبرز فی البیوت، حدیث: 148. [2] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، بَابُ حَكِّ البُزَاقِ بِاليَدِ مِنَ المَسْجِدِ، حديث: 406.

3 سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا، فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ: «لَا يُصَلِّي لَكُمْ»

”ایک شخص نے اپنی قوم کی امامت کرائی اور اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی قوم سے) فرمایا” (آئندہ) یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔“ [1]

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

قبلہ کی طرف پاؤں یا ٹانگیں کرنا اگرچہ شرعاً ممنوع نہیں ہے لیکن ادب کے خلاف ہے اس لیے اس سے گریز کرنا چاہیے، اور قبلہ کا احترام کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص احتراماً اور تعظیماً اس سے بچتا ہے تو وہ ان شاء اللہ ضرور اجروثواب کا مستحق ہوگا۔

باقی رہی بات شمال کی طرف پاؤں نہ کیے جائیں یہ تو لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں، جنوب کی طرف بھی پاؤں کیے جاسکتے ہیں، شمال کی طرف بھی کیے جاسکتے ہیں۔

والله تعالى أعلم وإسناده العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماءِ کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	[signature]	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[signature]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[signature]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	[signature]
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[signature]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[signature]

1 سنن أبي داود، كتاب الصلاة، بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ، حديث:481.

9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
	ارشاد الحق اثری	